بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۵ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش ۵ فروری ۶۹ء | نمبر ۳۱

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

-• ربوہ ۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ انفلوائنزا کے حملہ کے بعد گزشتہ ہفتہ کھانسی اور بخار کی تکلیف تو دور ہوگئی تھی لیکن اس کے بعد سے ضعف قلب کی تکلیف بڑھ گئی ہے آنکھ میں بھی تکلیف ہوگئی تھی اس میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

-• ربوہ ۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو گزشتہ دنوں انفلوائنزا اور نمونیہ کے حملہ کے بعد تین دن بخار اترا رہا لیکن پرسوں دوبارہ بخار ہوگیا تھا لہٰذا دواؤں میں کچھ تبدیلی کی گئی جس سے آج بخار اتر گیا۔ سانس کی تکلیف میں پہلے سے افاقہ ہے اور عام طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے مزید برآں بیماری کا جو دل پر اثر تھا یعنی Atrial Fibrillation وہ ابھی تک موجود ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا کرے آمین

-• ربوہ ۳ تبلیغ۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری میں معمولی سا فرق ہے۔ عام حالت پہلے جیسی ہی ہے اس میں کوئی خاص فرق نہیں زبان تا حال بالکل بند ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں بہت گھبراہٹ ہے۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل سے عزیز موصوف کو ہر لحاظ سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور پوری تندرستی اور توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

-• مسز ڈور صاحبہ جو محترم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھانجی ہیں بعارضہ کنسر شدید طور پر بیمار ہیں اور بغرض علاج گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

-• جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کا ۲۷ جنوری کو پشاور میں مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس سلسلہ سے تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے

سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے اور علم کو بڑھانے کی کوشش کرے

"مرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال مرید کا ہے۔ پس اس سلسلہ سے تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ شیطان لعین اور طرف لگا دے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بے ہودہ سمجھتا ہے) بالکل بے ہودہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت سی بے ہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوا۔ تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیونکر پیدا ہوگی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک اور شبہات پیدا ہونگے۔ اور آخر قدم ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

مجلس ارشاد کا اجلاس ملتوی۔ مجلس ارشاد کا اجلاس جمعہ فروری کو ہونے والا تھا بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

نیکی، تقویٰ اور قربِ الٰہی کی سب راہیں قرآن عظیم سے ہی وابستہ ہیں

مگر ان راہوں پر چلنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

قرآن کریم نے مسلمانوں کو جو عظیم بشارتیں دی ہیں خدا کرے کہ وہ ہمیشہ ہمیں حاصل رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ فتح ۱۳۴۷ ہش بر موقعہ جلسہ سالانہ بمقام جلسہ گاہ ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (النحل آیت ۹۰)

اس کے بعد فرمایا:

کل سے انفلوائنزا کا اثر نمایاں ہو رہا ہے۔ سر درد بھی ہے اور حرارت بھی اور انفلوائنزا کی دوسری علامات بھی بڑھ رہی ہیں لیکن گلا جو کل بالکل بیٹھ گیا تھا وہ نسبتاً بہتر ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

اس وقت میں مختصراً اپنے بھائیوں کو اس آیت کے مضمون کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

قرآن عظیم نیکی، تقویٰ اور قرب کی سب راہوں

کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ جس شخص نے اپنی سب استعدادوں کی کامل تربیت کرنی ہو اور اپنی استعداد کے دائرہ کے اندر زیادہ سے زیادہ قربِ الٰہی کو پانا ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کرے۔

دوسری بات

اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں یہ بیان فرمائی ہے کہ ہدایت کے اصول اور ان اصول کی فروع اور شاخوں کے صحیح علم کا حصول رحمت باری پر موقوف ہے۔ اگرچہ قرآن کریم نے ہدایت کی سب راہوں کو منور کیا ہے لیکن اس نور کو دیکھنے کی آنکھ رحمتِ باری کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

تیسری بات

اس آیہ کریمہ میں ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان پیدا ہو جائیں کہ تم قرآن کریم کی بتائی ہوئی روشن اور منور راہوں کو سمجھنے لگو تو پھر ایک اور چیز کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ ان راہوں پر چلنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ملتی نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے

چوتھی بات

اس آیہ کریمہ میں ہمیں یہ بتائی ہے کہ رحمت کے حصول کے ذرائع بھی قرآن کریم نے ہی ہمیں بتائے ہیں۔ ان ذرائع کے حصول کے لئے قرآن کریم کی طرف توجہ کرو۔ اور قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کرو۔ اور جب کہ قرآن کریم نے کہا ہے دعاؤں میں لگے رہو اور خود کو نیست محض سمجھو اور سب نور اور سب رحمت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو جانو۔ اور اس سے دعا کرتے رہو کہ وہ ہمارا پیارا اعز اسمہ تمہیں ان راہوں کے سمجھنے اور ان کے جاننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب اس

رحمت کا نزول

انسان پر ہو جاتا ہے تو اس کو اس کی خوشیاں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی وہ جنت مل جاتی ہے کہ جس کی قیمت کا تصور بھی ہمارے دماغ نہیں کر سکتے۔

قرآن کریم نے یہ سب باتیں بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے عظیم بشارت کا پیغام دیا ہے۔ قرآن کریم کی اس

عظیم بشارت کا پیغام

آج میں اپنے بھائیوں کو پہنچاتا ہوں اس دعا کے ساتھ ایک مسلمان کو جو بشارتیں ربِ رحیم نے دی ہیں وہ ہمیشہ ہی ہم احمدیوں کو ملتی رہیں ؂

اشاعتِ اسلام اور توحیدِ باری کے قیام کے سلسلے میں ہماری اہم ذمہ داریاں

اگر ہم اپنی ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کریں تو اللہ تعالیٰ سے ہمارا زندہ تعلق قائم ہو جائے گا

ایک مومن اور مومنہ کا مقام خوف و رجا کے درمیان ہوتا ہے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

مورخہ ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۴۷ ہش (۱۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۵۸)

اس کے بعد فرمایا:۔

ایک مومن اور ایک مومنہ کا مقام

مجمع خوف و رجا ہوتا ہے۔ یعنی ایک ہی وقت میں ایک طرف تو مومن اور مومنہ کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہتا ہے۔ اُسے ہر وقت یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں اپنی کسی غفلت یا کوتاہی یا گناہ یا سُستی یا قربانی سے مُنہ موڑنے کے نتیجہ میں اس کا ربّ۔ اس کا خالق جو شان و شوکت والا اور ذوالجلال ہے اس سے ناراض نہ ہو جائے اور دوسری طرف جب وہ اپنے ربّ کی رحمت کی وسعتوں پر نگاہ ڈالتا ہے تو وہ اپنی کمزوریوں کو بھول جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اپنے ربّ کی رحمت کی چادر میں خود کو ڈھانک لے اور شیطان سے غائب ہو جائے تا شیطان اس پر حملہ کرنے کا خیال بھی نہ لا سکے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الاسراء میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے بھی اس مقام سے بالا نہیں ہوتے کہ اپنے ربّ کی رحمت کی امید نہ رکھیں اور یہ سمجھیں کہ ربّ کی رحمت کے بغیر وہ دنیوی اور اُخروی اور روحانی ترقیات اپنے زور سے حاصل کر سکتے ہیں اور نہ وہ اس مقام سے علیحدہ ہوتے اور ہٹے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کے دل سے ان کے ربّ کا خوف جاتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے انذار نے ہمیں جھنجھوڑ کر کہا ہے کہ اگر اس قسم کی باتیں کرو گے تو اس کا قہر تم پر نازل ہوگا۔ یہی ایسی چیزیں ہیں جن سے خوف کیا جا سکتا ہے اور جن سے یہ لوگ خوف کرتے ہیں۔ غرض ایک مومن اور مومنہ کا مقام خوف اور رجا کا مقام ہے۔

خوف کے مقام یا

خوف کے جذبہ پر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے اور مختلف فوائد اس کے بتائے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جو انعامات ہمیں مل سکتے ہیں ان کا ذکر کیا ہے اور اس مقام کو چھوڑنے کے نتیجہ میں جس قسم کا عذاب ہم پر مسلّط کیا جائے گا اس سے ہمیں ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ النازعات میں فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝ (آیات ۴۱، ۴۲)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ جس شخص کے دل میں اپنے ربّ کی شان اور جلال کے مقام کی وجہ سے حقیقی خوف پیدا ہو جائے اور اس کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہو جائے کہ اُسے اپنے ربّ کو ناراض نہیں کرنا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے نفس کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی چھوڑ دے گا اور جب تک ایک نفسِ انسانی اپنی گری ہوئی خواہشات کی پیروی چھوڑتا نہیں جنّت میں اُسے ٹھکانہ نہیں مل سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ

انسان خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی کو قربان کرنیوالا ہو

"خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی کو قربان کرنا" ہے تو ایک چھوٹا سا فقرہ لیکن اس میں وسعتیں بھی بہت ہیں اور اس کا کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ جب تک انسان ہر وقت چوکس اور چوکنا نہ رہے وہ ہوائے نفس کی ذلّتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا لیکن ضروری ہے کہ ہم مقامِ خوف پر مضبوطی سے قائم رہ کر اپنے نفس کی گری ہوئی اور بدخواہشات سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ ہمارا نفس ہمارے ماحول کو دیکھتا ہے۔ ہمارا نفس کہتا ہے کہ بے شک خدا تعالیٰ نے ہمیں پردہ کی تعلیم دی ہے مگر ہم دوسروں کی طرح بے پردہ ہو کر اپنے زیوروں اور کپڑوں کی نمائش کیوں نہ کریں۔ یہ چھوٹا سا گناہ ہے اگر کر لیا تو کیا ہو جائے گا۔ لیکن یہ بھولنا نہ چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا گناہ بھی انسان کو دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ نفس کہتا ہے اپنے اموال سے خود

فائدہ اُٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی نہ دو۔ نفس کہتا ہے اپنے اوقات اپنے پر خرچ کرو اور ان سے خود ہی فائدہ اُٹھاؤ۔ دین کے لئے وقت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ نفس کہتا ہے کہ میرے بچوں کو دُنیوی آرام و آسائش میسّر آجائے۔ مَیں ان کو خدا کے بتائے ہوئے طریقوں پر مشقتوں میں کیوں ڈالوں۔ غرض نفس ہزار قسم کے گمراہ راستے انسان کو دکھاتا ہے۔ نفس ہزارہا قسم کی گری ہوئی خواہشات جو اُسے زمین کی طرف جُھکا دیتی اور اللہ کی رحمت کے آسمانوں سے اُسے دُور کر دیتی ہیں اس میں پیدا کر دیتا ہے ان میں سے ہر بات خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والی بن جاتی ہے۔

یہ ڈر اور خوف کا مقام ہے اس لئے ایک دوسری جگہ فرمایا کہ

مومن یہ اعلان کرتا ہے

اور دُنیا کو بتاتا ہے کہ مَیں تمہارے پیچھے نہیں چلوں گا اس لئے کہ

اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔

اگر مَیں نے تمہارا کہا مانا اور اپنے نفس کی خواہشات کو پُورا کیا تو مَیں اللہ تعالےٰ کی عصیان کرنے والا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہوں گا۔ اور اگر مَیں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مَیں خدا تعالیٰ کے عذاب اور اسکی ناراضگی سے ڈرتا ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ ایک عظیم دن کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ۔ میرے دل میں شدت کے ساتھ یہ خوف پایا جاتا ہے کہ مجھے اپنے ربّ کی نافرمانی کر کے اس کی ناراضگی مُول نہیں لینی چاہیئے۔

غرض یہ مقام خوف ہے جو ایک مومن کے

مقامِ خوف و رجا

کا ایک حصّہ ہے اور ایک عقلمند انسان وقتی اور عارضی اور جھوٹی خوشیوں یا عزّتوں یا آراموں کے لئے ابدی عذاب اور دُکھ اور پریشانی اور جلن مُول نہیں لیا کرتا۔ ایک ذرا سی عقل بھی ہمیں کہتی ہے کہ چھوٹی چیز بڑی پر قربان کی جاتی ہے۔ بڑی چیز چھوٹی پر قربان نہیں کی جایا کرتی۔ یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے، شریعت کے بھی خلاف ہے اور فطرتِ انسانی کے بھی خلاف ہے لیکن شیطان عقلوں پر پردے ڈال دیتا ہے۔ فطرتِ انسانی کو مسخ کر دیتا ہے۔ شریعت کو بُھلا دیتا ہے۔ اور جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا بندہ بننے کی بجائے شیطان کا بندہ بن جاتا ہے یا کوئی عورت خدا تعالیٰ کی بندی بننے کی بجائے شیطان کی بندی بن جاتی ہے تو اس کے لئے عذابِ عظیم کا خطرہ موجود ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھُولنا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ کا غصّہ اور اس کا غضب اور اس کا قہر انسان کے غصّہ اور غضب اور قہر کی طرح نہیں کہ جسے ہم بھُول سکتے ہیں اور جس کے برداشت کرنے کا ہم فیصلہ بھی کر لیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا غصّہ۔ اس کا غضب اور اس کا قہر اس رنگ کا ہے اور اس قدر شدت رکھتا ہے۔ اس قدر وسعتوں کا حامل ہے اور اس قدر دُکھ دینے والا ہے کہ انسان ایک لحظہ کے لئے بھی اُسے برداشت کرنے کا تصوّر نہیں کر سکتا۔

پس قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکے ہمیں اس کے غضب سے اپنے کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان تمام نواہی سے بچنا چاہیئے جن سے بچنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ اور ان تمام احکام کو بجالانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے جن کے کرنے کا اسنے ارشاد فرمایا ہے لیکن ایک مومن۔ مومنہ کا مقام صرف خوف کا مقام ہی نہیں بلکہ

رجا کا مقام بھی ہے

اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ (الکہف آیت ۱۱۱)

یعنی جو شخص یہ امید رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا زندہ تعلق قائم ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ کے زندہ جلوے اس کی زندگی میں نمودار ہوں اُسے چاہیئے کہ ایک تو عملِ صالح کرے اور دوسرے ہر قسم کے باریک سے باریک شرک کی راہوں سے اجتناب کرے۔ اگر کوئی شخص عملِ صالح نہ کرے۔ اگر کوئی شخص شرک سے خود کو نہ بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے نہیں دیکھ سکتا اس لئے فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کہ جو لوگ مرد ہوں یا عورتیں اس دُنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اپنی ساری خوشیاں اس ورلی زندگی کی خوشیوں کو سمجھا اور اپنے سارے آرام اسی ورلی زندگی کے آراموں میں پائے یہ وہ لوگ ہیں جن کو یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبّت، اپنی رحمت اور اپنی شفقت کے جلوے انہیں دکھائے گا۔ کیونکہ جو شخص دُنیا میں گم ہو جاتا ہے وہ شیطان کا عبد اور بندہ تو کہلا سکتا ہے لیکن خدا کا بندہ وہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط رشتہ اور تعلق قائم نہیں ہوتا۔ غرض یہ دُنیا چند روزہ ہے۔ اس کی عزتیں جھُوٹی۔ اسکے آرام اور آسائشیں فانی۔ اس کے اموال بے وفا۔ ان کی خاطر اس باوفا کے حُسن و احسان کے جلووں سے مُنہ کیسے موڑا جا سکتا ہے۔ کوئی عقلمند انسان ایسا کرنے کی جُرأت ہی نہیں کر سکتا۔

پس

مومن اور مومنہ کا مقام

خوف اور رجا کے مقام کا جامع ہے۔ یہ دونوں مل کر مومن اور مومنہ کے مقام کی تعیین کرتے ہیں۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا خوف شدت سے دل اور رُوح پر طاری ہوتا ہے۔ اور ہر اُس چیز سے انسان بچنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالےٰ کو ناپسند ہو۔ دوسری طرف ساری امیدیں اور سارا توکّل اور سارا بھروسہ اسی کی ذات پر ہوتا ہے اس لئے جب وہ اپنی کم مایہ قربانیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے تو وہ یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی مقدار کو نہیں دیکھے گا بلکہ ہمارے دل میں اس کی محبت کی جو لگن اور تڑپ ہے اس پر نگاہ کرتے ہوئے انہیں قبول کرے گا اور اپنی رحمتوں سے ہمیں اِس دُنیا میں بھی نوازیگا اور اُس دُنیا میں بھی نوازے گا۔

اس مقام خوف و رجا کا وعدہ پھر ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی آپ نے ہمیں مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے کہ اسلام نے جو وعدے امّتِ مسلمہ سے کئے تھے۔ اسلام نے جو بشارتیں ایک مسلمان کو دی تھیں اگر تم ان وعدوں اور بشارتوں کا وارث بننا چاہتے ہو تو حقیقی اسلام جو مَیں آپ کے سامنے پیش کروں اُسے قبول کرو اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین اقتباس

مَیں اس وقت پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور ان باتوں کی طرف اپنی بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کا ذکر ان اقتباسات میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سُنا اور اُس میں غور کی تب اسی قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے اُن کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۳۴۹، ۳۵۰)

اقتباس آگے چلے گا لیکن مَیں پہلے اس کے ایک حصّہ کو لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جن کے سینے مجھے قبول کرنے کے لئے کھلے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو میری باتوں کو سُنتے ان پر

غور کرتے اور میرے حالات کو جانچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو پیار کا سلوک مجھ سے کرتا چلا آرہا ہے اُسے مشاہدہ کرتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں۔ جو کلام اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ قرآنِ کریم کی تفسیر میں میرے پر نازل کیا ہے اُس کو سنتے اور اس میں فکر اور تدبّر کرتے ہیں اور ان ساری باتوں کو دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ میں سچّا ہوں اور مجھے قبول کرتے ہیں۔ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دقیق نظر سے دیکھتا ہی نہیں اور آپؑ کی باتوں کو عقل اور فراست سے وزن ہی نہیں کرتا۔ آپ کے حالات کو جانچتا ہی نہیں۔ آپ کے الہامات اور کشوف اور رؤیا پر غور ہی نہیں کرتا۔ محض زبانی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آپ پر ایمان لایا وہ ان تقاضوں کو کیسے پورا کرسکتا ہے جو تقاضے آپ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ پس

پہلا کام ایک احمدی مرد اور عورت کا یہ ہے

کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان تمام زاویوں سے دیکھے اور پرکھے اور غور و فکر کرے اور علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے بندے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند ہیں جب یہ بصیرت حاصل ہو جائے۔ جب یہ معرفت اُسے مل جائے تب وہ آپ کے احکام اور آپ کے ارشادات کی تعمیل کرسکتا ہے۔ ویسے تو ہم ہزار چیزوں کے متعلق یہ سمجھتے ہیں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب تک ان کے صحیح حالات سے ہم واقف نہیں ہوتے ان سے ہم فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ جیسا کہ اس مادی دُنیا میں انسان ایٹم سے یعنی مادہ کے باریک ذرّے سے تو واقف تھا لیکن اس کی معرفت نہیں رکھتا تھا۔ وہ اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ یہ ایٹم ہے لیکن اُسے یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کے اندر کیا خواص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیا عجیب راز اپنی قدرت کے اس کے اندر بند رکھے ہوئے ہیں۔ وہ ایک ذرّہ تھا بے حقیقت ذرّہ۔ اس کی طرف وہ متوجہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے لئے کسی چیز کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ اس کی خاطر وہ سیاسی بین الاقوامی دباؤ ڈالنے کے لئے تیار نہیں تھا لیکن جب وہ وقت آیا کہ انسان نے

اس مادی ذرّے کی حقیقت کا عرفان اور علم

حاصل کر لیا تو اُس نے اُس سے فائدہ اُٹھانا شروع کیا۔ اور جب اس نے فائدہ اٹھانا شروع کیا تو اس نے بعض غلط راہوں کو اختیار کرکے دُنیا کی تباہی کے سامان بھی اسی کے اندر سے نکال لئے۔ پھر ایک باریک ذرّے کے حقائق کی معرفت کے بعد دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہوا۔ اس معنی میں کہ بڑی بڑی اقوام نے ایک دوسرے پر سیاسی دباؤ ڈالنے شروع کئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر ایٹم کی حقیقت کے علم کے بعد دُنیا میں ایک انقلابی توازن قائم نہ ہوا تو دُنیا تباہی کی طرف چلی جائے گی۔ لیکن ایک خانہ انہوں نے خالی چھوڑا ہوا ہے اور وہ اللہ کا خانہ ہے۔ اسی لئے ہمیں ہر وقت خوف رہتا ہے کہ شیطان کی غلامی کے نتیجہ میں کہیں دُنیا کو اور انسان کو تباہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم دقیق نظر سے پہچانیں نہ آپؑ کی باتوں کا وزن نہ کریں۔ آپؑ کے کلام اور حالات پر فکر اور تدبر نہ کریں تو جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے ہمارے لئے آپؑ اس ایٹم کے ذرّہ کی طرح رہیں گے جسے اس وقت تک انسان ایک بے حقیقت ذرّہ سمجھتا تھا۔ جب تک اس کے حقائق اس کی طاقتوں اور اس کے خواص سے ابھی وہ ناواقف تھا لیکن اگر ہم آپ ہی کے ارشاد کے مطابق آپ کی باتوں پر غور کریں۔ آپؑ کی کتابوں کو جو قرآنِ کریم ہی کی تفسیر ہیں کثرت سے پڑھیں اور

فکر اور تدبّر ان باتوں میں کریں

اور جس رنگ میں آپ نے اپنے پیدا کرنے والے ربّ اور اس کی صفات کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اپنے ربّ اور اس کی صفات کی معرفت آپ کے ذریعہ اور آپ کی بتائی ہوئی تفسیر کے ذریعہ حاصل کریں تو پھر ہمارے دل میں آپ کی قدر پیدا ہوگی۔ پھر ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر پیدا ہوگی۔ پھر ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت پیدا ہوگی تب ہم حقیقی توحید پر قائم ہوں گے اور صرف اس صورت میں اپنے اس حقیقی مقام خوف و رجا کو حاصل کرسکیں گے جو مقام خوف و رجا ایک مومن اور مومنہ کا مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسا کرو جیسا میں نے تمہیں ابھی حکم دیا ہے تو پھر تم میرے ساتھ ہو جاؤ گے اور میرے ساتھ ہونے کے معنی یہ ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَکَم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آگیا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب آپؑ کے کلام اور آپؑ کے الہامات اور کشوف اور رؤیا پر غور کرنے سے جب انسان علیٰ وجہ البصیرت آپؑ کی جماعت میں شامل ہوتا اور آپؑ کے وجود کا ایک ذرّہ بن جاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک تو اس کی اپنی مرضی کوئی نہیں رہتی۔ آپؑ نے فرمایا ہے:-

"میری مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑتا ہے"

ایسا شخص اس نظام کے احکام کی خلاف ورزی کیسے کرسکتا ہے جو نظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کیا۔ اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف کیسے جاسکتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبردست تحریروں میں اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ خدا کی ذات اور صفات یہ ہیں اور مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ میں تمہارا تمہارے ربّ کے ساتھ ایک زندہ اور مضبوط تعلق قائم کروں۔

پھر نفس کی خواہشات ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے کلام پر غور کرنے اور کثرت سے اس کا مطالعہ کرنے سے جو قرآنِ کریم کے صحیح اور حقیقی معانی انسان پر منکشف ہوں گے ان کے نتیجہ میں پھر نفس باقی نہیں رہے گا۔ جو اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَکَم بناتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے نفس کی یہ خواہش خدا کی مرضی کے خلاف نہیں کیونکہ میں ایسا سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہتا ہے کہ میری یہ خواہش خدا کے منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا ہی فرماتے ہیں اگرچہ مجھے سمجھ نہیں آرہا۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ

"اور میری راہ پر چلتا ہے"

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کی حیثیت سے آپؑ دُنیا میں مبعوث ہوئے۔ امّتِ محمدیہ میں ہمارے نزدیک کوئی ایک فردِ واحد بھی پیدا نہیں ہوا جس نے فنا فی الرسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا وہ مقام حاصل کیا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاصل کیا اور جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کامل پیروی کی ہو کہ اسکے اندر کوئی نقص یا کوتاہی نہ رہی ہو۔ غرض اس زمانہ میں ایک کامل متبع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آپ ہمارے سامنے آئے ہیں۔ اب

جو شخص بھی اتباعِ سُنّتِ نبوی کرنا چاہتا ہے

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ پر چلے اور اسکے لئے ضروری ہے کہ آپؑ کی اطاعت میں فانی ہو۔ کیونکہ آپ کی اطاعت میں فانی ہونے کے نتیجہ میں ہی فنا فی الرسول کا مقام یعنی فنا فی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اُسے حاصل ہوسکتا ہے۔

اور یہ بات کہ وہ آپ کی راہ پر چلتا ہے اور آپ کی اطاعت میں فانی ہے اُس شخص کے لئے ممکن نہیں جس کا نفس اور جس کی انانیت باقی رہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انانیت کی جلد سے ہر احمدی مرد و عورت باہر آئے اور "انا" کی بجائے "اَللّٰہُ ھُوَ" کا نعرہ لگائے اس کے دل سے اپنے وجود کا خیال بھی مٹ جائے اس کے وجود کی رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اس طرح موجزن ہو جائیں کہ اُسے سوائے خدا کے اس دنیا میں کوئی نظر نہ آئے۔ ہر چیز نیستی کا لبادہ پہنے ہوئے اس کے سامنے آئے۔ ایک زندہ اور حیّ و قیّوم ہستی کے مقابل ہر چیز عدم محض نظر آئے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر دُنیا کی تمام مخالفتوں سے وہ ڈرے گا نہیں پھر وہ دُنیا کو اور دُنیا والوں کو لاشئ محض سمجھے گا۔ اور ان کی مخالفتوں اور ان کے منصوبوں اور ان کی شرارتوں اور ان کے ظلموں کا کوئی خیال نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ خود کو بھی کوئی شے نہ سمجھتے ہوئے اپنے رب کی گود میں اپنے آپ کو بیٹھا ہوا پائے گا۔

انانیت کی جلد سے باہر آنا ضروری ہے

بہت سے لوگ جماعتی نظام کے خلاف بعض دفعہ بات کر دیتے ہیں۔ جماعتی نظام کو اس کا کیا نقصان۔ یا اگر بعض لوگ خلیفۂ وقت کے خلاف بات کر دیتے ہیں۔ تو خلیفۂ وقت کو اس کی کیا پرواہ ہمیں تو ان کی فکر لگ جاتی ہے کہ وہ ابھی انانیت سے باہر نہیں آئے ابھی وہ حقیقی احمدی نہیں بنے۔ اس مقام خوف کو انہوں نے نہیں پایا جس کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ نہیں سکتا۔ لجنہ اماء اللہ کے سپرد جو کام ہیں ان کا جو پروگرام ہے اس میں پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ ہر عورت قرآن کریم اور اس کی سچی اور حقیقی تفسیر کا علم حاصل کرے اور قرآن کریم کے علوم کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو پہچانیں آپ کے ملفوظات کا وزن کریں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اسے مشاہدہ کریں آپ پر اللہ تعالیٰ نے جو وحی کی ہے یا جو کشوف اور رؤیا آپ کو دکھائے ان میں فکر اور تدبر کریں اور

آپ کی کتابوں کو بڑے غور سے پڑھتے رہا کریں

اور ان سے وہ سبق حاصل کریں جو سبق آپ ہمیں دینا چاہتے ہیں اور خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں ایسا کرنے والے ان برکات کے وارث ہو جائیں جو برکات (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے) اس کے نتیجہ میں ان کو مل سکتی ہیں۔ یعنی اپنی مرضی نہ رہے۔ اپنے نفس کو چھوڑنا یا اپنے نفس کے حقوق کو نفس کی قربانی سے ادا کرنا پھر یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم بنا کر کرنا آپ کی راہ پر چلنا آپ کی اطاعت میں فانی ہونا۔ اپنے نفس کو کلّی طور پر خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فنا کر دینا اور انانیت کی جلد سے باہر آجانا۔

ترتیب مضمون کے لحاظ سے اب وہ لوگ میرے مخاطب ہو گئے ہیں جنہوں نے آپ کے کلام پر غور کیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کی مرضی اپنی نہیں رہی ان کا نفس بندۂ خدا ہو گیا۔ اور اتباعِ سنتِ نبوی پر کاربند ہو گیا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم بنایا۔ آپ کی راہوں کو اختیار کیا۔ اور

اطاعت میں فنا کا درجہ پایا

اور انانیت کی جلد سے باہر ہو گئے۔ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی۔ کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا، وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو۔ جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ تھی"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۴)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو

اس لئے کہ جس صبح صادق کے ظہور کا وعدہ پہلے نوشتوں میں دیا گیا تھا اور جس صبحِ صادق کے ظہور کی بشارت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو دی تھی کہ ایک زمانہ امت مسلمہ پہ ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد میں سے ایک عظیم شخص کو دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے کھڑا کرے گا اور وہ ایک ایسی صبح ہوگی جس پر شام قیامت کے دن ہی آئے گی۔ قیامت تک اسلام کی برتری قائم رہے گی۔ پہلے بھی اسلام دُنیا میں پھیلا لیکن الٰہی نوشتوں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ایک زمانہ تنزل کا بھی آیا جس میں سے اسلام کو گزرنا پڑا۔ لیکن بشارت دی گئی تھی کہ ایک عرصہ کے بعد چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سچا عاشق خدا سے برکت حاصل کر کے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ اور اسے ایک ایسی جماعت دی جائے گی جو فانیوں کی جماعت ہوگی، جو دُنیا اور دُنیا والوں اور دُنیا کی آسائشوں اور آراموں کو کوئی چیز نہ سمجھے گی اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہو کر اسلام کی اشاعت کا انتظام ساری دُنیا میں کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے گا۔ چونکہ اس صبحِ صادق کے ظہور کا تعلق ایک عالمگیر غلبۂ اسلام سے ہے اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا" اور یہ تازگی کا دن اس لئے آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت اور تمہاری مدد کا فیصلہ کر لیا ہے اور

آسمانوں پہ یہ مقدر ہو چکا ہے

کہ اسلام پھر دُنیا میں غالب آئے گا اس جدوجہد اور کشمکش میں مقابلہ بڑا سخت ہے کیونکہ دنیا کے سارے اموال، چونکہ دنیا کے سارے علوم کیونکہ دُنیا کی ساری قوتیں کیونکہ دُنیا کی ساری عقلیں اور فلسفہ اسلام پر زبردست حملوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم خود کو دیکھیں اور اپنے ذرائع اور اسباب پر نظر کریں تو ہم بے پایہ بے حقیقت سے وجود نظر آتے ہیں لیکن کسی جماعت کی کامیابی ان وسائل سے نہیں ہوتی جو اس کے ہاتھ میں ہوں، بلکہ وہ جماعت ہی کامیاب ہوتی ہے جس کی نصرت پر خدا کھڑا ہوتا ہے اور جس کی مدد کا ان کے رب نے ان سے وعدہ کیا ہوتا ہے اور جس کی کامیابی آسمانوں پر مقدر ہو چکی ہوتی ہے اور جس کی فتح کے لئے ملائکہ کو بطور خادم مقرر کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نصرت کا وقت آگیا ہے اور اسلام کو دُنیا میں پھر سے غالب کیا جائے گا۔ اور اسلام کا یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس میں تمہاری زندگی ہے، اس میں تم نے اپنی زندگی کو پانا ہے اور چونکہ تمہاری زندگی میں تازگی کا دن آگیا ہے اور

اسلام کے غلبہ کی بشارت

مل گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ کیا ہے کہ تمام ادیانِ باطلہ کو مٹا دیا جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں پیدا کر دی جائے گی اور تمہاری زندگی کا مقصد تمہیں مل جائے گا۔ اس لئے خدا کا شکر کرو کہ تم تھوڑے تھے اس نے بہت سے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کی تم غریب تھے اس نے آسمانوں کے خزانے

...ل دئے اور تمہارے لئے اپنی زندگی کا مقصد یعنی اسلام کا ...ن دیکھنے کے امکان پیدا ہو گئے اس لئے خوش ہو اور خوشی سے ...تم نے اپنے مقصود کو پا لیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ ...لسلام کے ذریعہ یہ بشارت دی ہے کہ نصرت کا وقت آ گیا ہے اس ...ہے کہ تمہارے اندر ایک مالی برکت پیدا کی جائیگی۔ چرائے مذاہب قصہ اور کہانی ...ہیں اسلام ایک زندہ مذہب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک ...ئے ایک ابدی حیات رکھتے ہیں اور ایک زندہ اور حیّ اور قیوم خالق ...مالک کے ساتھ تمہارا ایک زندہ تعلق قائم ہو گیا ہے اسلئے وہ برکتیں ...یں دی گئی ہیں وہ قصہ پارینہ نہیں بلکہ وہ برکتیں آج کی برکتیں ہیں اور ...کتیں جو تم نے آسمانوں سے حاصل کی ہیں بتاتی ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کا فیصلہ ہے

...ا کامیابی کو آسمانوں پر مقدر کر دیا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ ...تمہارے تھوڑے کو بہت اور تمہارے کم کو زیادہ کر دکھائیں۔ ...ت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سچائی کی فتح کا دن تو ...ن یہ سچائی کی فتح کا دن بہت سی ذمہ داریاں بھی ساتھ لایا ہے جب ...ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا نہیں کرو گے یہ فتح تمہیں نصیب نہیں ہوگی ...آپ فرماتے ہیں :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے ...س کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔" (فتح اسلام ص۱۵ تا ص۱۷)

...ت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ...پر دین اسلام کی تازگی تو مقدر کر دی ہے اور صبح صادق کا ظہور ...کا ہے لیکن

صبح صادق کے ظہور کے بعد

...کامل اور مکمل امید اور رجا دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس ...س نے ساری دنیا کو منور کرنا ہے (یعنی قرآن کریم کا سورج نبی اکرم صلی ...وآلہ وسلم کا سورج) اس اصول کے خلاف جو اس نے ہمارے اس ...ج کے لئے اس نے بنایا ہے اس نے اس روحانی سورج کو جب اس ...فق پر نمودار ہوں گے کہا ٹھہرو بلند نہیں ہونا اور ساری دنیا ...شعاعوں کو اس وقت تک نہیں پھیلانا جب تک کہ تمہیں آسمانوں ...ونے کا حکم اور اجازت نہ ملے میں ان لوگوں کا امتحان لینا ...ل جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں میرے ہاتھ میں

...دے دی ہیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ اس دعوے میں سچے ہیں یا نہیں کہ غلبۂ اسلام کے لئے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہیں تا میں ان کے لئے ان کی خوشی کا سامان پیدا کر دوں اور اسلام کی تازگی کا وقت وہ دیکھیں۔ اسلام کی فتح کی خوشیاں وہ اپنی زندگیوں میں پائیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو ساری دنیا کے دل میں قائم ہوتا دیکھ لیں۔ صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی اسلام کی فتح کی بشارت مل گئی نصرت کا وعدہ دے دیا گیا لیکن کمال کے ساتھ ابھی یہ سورج نہیں چڑھے گا اللہ تعالیٰ نے اس روحانی سورج کو یہ حکم دیا کہ ٹھہرو ابھی میں نے کچھ قربانیاں لینی ہیں جب میری طرف منسوب ہونے والے یہ قربانیاں میرے حضور پیش کر دینگے تو پھر میں کہوں گا کہ تم بلند سے بلند تر ہوتے چلے جاؤ اور بلندی کے اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ دنیا کا کوئی کونہ بھی تمہاری روشنی اور ضیاء سے محروم نہ رہے۔

جو اقتباس میں نے پڑھا ہے اس میں

چار ذمہ داریاں بتائی گئی ہیں

اور یہ ساری ذمہ داریاں اصولی ہیں میں اس وقت ان کی تفصیل میں نہیں جا سکتا وقت زیادہ ہو جائے گا میں اس وقت صرف اصولی باتیں بیان کروں گا۔

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

پہلی ذمہ داری یہ بتائی

کہ وہ لوگ جو میری جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت اور انوار قرآن کی اشاعت کیلئے اس قدر محنت کریں اتنی جانفشانی سے کام لیں کہ ان کے جگر خون ہو جائیں جب تک یہ لوگ محنت میں کمی کرتے اور ایثار اور قربانیوں کے پیش کرنے میں غفلت یا کوتاہی برتتے ہیں ایسی کوتاہی کہ ان کا جگر خون نہیں ہوتا اس وقت تک اس سورج کو آسمانوں پر چڑھنے سے روک دیا جائے گا۔

دوسرے یہ کہ دنیا اسلام کے خلاف محاذ بنا رہی ہے یہ محاذ اس لئے بنایا ہے کہ ان لوگوں کو ان مشقتوں میں نہ پڑنا پڑے جو انسان اسلئے برداشت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے اور عارضی مشقتوں کے بعد ابدی آرام اور سکون اسے حاصل ہو جائے۔ پس وہ لوگ (مرد ہوں یا عورتیں) جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہے ان پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے کھو دیں اگر وہ اپنے آرام کو ترجیح دیں اور اشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کے ظہور کی فکر نہ کریں تو پھر اس قوم کی غفلتوں کی وجہ سے اسلام کا سورج جس کے طلوع کا وقت آن پہنچا ہے اور صبح صادق کا ظہور ہو گیا ہے وہ ابھی کھڑا رہے گا۔

تیسری ذمہ داری یہ ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے ہی ہاتھ سے ایک جماعت کو قائم کرتا ہے اور اس جماعت کے ذریعہ اپنی منشاء کے مطابق کوئی کام لینا چاہتا ہے تو ساری دنیا اسے ذلیل کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اس سے استہزاء کرتی ہے۔ ٹھٹھا کرتی ہے تمسخر کرتی ہے ایذاء پہنچاتی ہے پتھراؤ کرتی ہے تحقیر کرتی ہے ذلت کے نام رکھتی ہے

غرض جو اس کے دماغ میں آتا ہے کرتی ہے۔ دنیوی معیار کے مطابق یہ ذلتیں کہلاتی ہیں۔ گالیاں جن کو دی جاتی ہیں انہیں ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ جن کی تحقیر کی جاتی ہے انکو ذلیل سمجھا جاتا ہے جن سے تمسخر اور استہزا کیا جاتا ہے وہ دنیا کی نگاہ میں ذلیل ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ دنیا کی نگاہ میں جو بھی ذلتیں ہیں ان کو اعزازِ اسلام کے لئے قبول کرو تا میری نگاہ میں تم معزز ہو جاؤ۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (یونس آیت ۶۶) اللہ تعالیٰ ہی تمام عزتوں کا سرچشمہ ہے اور حقیقی عزت وہی ہے جو اس کا ایک بندہ اپنے رب کی نگاہ میں دیکھتا ہے۔ اگر ساری دنیا کسی شخص کو معزز سمجھے اور اسے مقام عزت عطا کرے۔ لیکن وہ بندہ

اپنے رب کی نگاہ میں

عزت کی بجائے ذلت اور قہر اور غضب جھلکتا دیکھے تو حقیقی عزت اسے حاصل نہ ہوگی۔ خود اپنی نگاہ میں بھی وہ ذلیل ہوگا پس ایک ذمہ واری یہ ہے کہ دنیا تو تمہیں ذلیل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی لیکن تم اسلام کی خاطر دنیا کی ان ساری عارضی اور جھوٹی ذلتوں کو قبول کرو کیونکہ یہ فدیہ ہے جو اسلام کی زندگی تم سے مانگتی ہے۔

چوتھی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک موت کو قبول کر کے ایک نئی زندگی اس سے پاؤ۔

یہ چار ذمہ واریاں ہیں اگر تم انہیں نبھا لوگے اور انہیں پورا کر لوگے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے سورج کو کہے گا کہ چڑھ اور میرے ان بندوں پر چمک۔ نیز ساری دنیا کے انسانوں پر ضیاء پاش ہو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے

تین انعاموں کا وعدہ

کیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس نے ہمیں بشارت دی ہے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنی بھی بشارتیں دی ہیں وہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کی ظل ہیں) کہ اگر ہم محنت اور جانفشانی سے کام لے کر اشاعتِ اسلام میں اس طرح منہمک ہو جائیں کہ ہمارے جگر خون ہو جائیں۔ ہم اس صبح صادق کے ظہور کے بعد اس آفتاب کے چڑھنے کی خاطر اپنے تمام آراموں کو قربان کر دیں۔ ہم دنیا کی ساری ذلتیں اعزازِ اسلام کے لئے قبول کر لیں۔ ہم خدا کی راہ میں فنا ہو جائیں اور خود کو لاشئ محض سمجھیں۔ اور نیستی کا لبادہ اوڑھ لیں اور فنا فی اللہ کے نتیجہ میں ایک نئی اور کامل اور حقیقی اور خوشحال زندگی ہمیں عطا ہو۔ تو ان چاروں ذمہ داریوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے تین وعدے دیئے ہیں اور وہ وعدے یہ ہیں کہ

(۱) اسلام کو پھر سے تازگی اور زندگی عطا کی جائے گی اور

اسلام ساری دنیا میں غالب

آجائے گا اور تمام اقوام عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر آگریں گی اور آپ ہی کے طفیل اور آپ کی برکت سے اور آپ کی اتباع ہی کے نتیجہ میں تمام انسان اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات اور رحمتوں کے وارث بن جائیں گے۔

(۲) دوسرا انعام جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ سب وہ جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں حقیقی اسلام پر قائم ہو جائیں گے اور جسم سے فانی ہو کر ایک روحانی زندگی حاصل کریں گے۔ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچے اور روحانی فرزند بن جائیں گے۔ اس کے نتیجہ میں وہ آپ کے فیوض سے فیض حاصل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بن جائیں گے۔

(۳) اور تیسرا انعام یہ ہے کہ زندہ خدا کی تجلی تمہیں ملے گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلام ساری دنیا میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں جاگزیں ہو جائے۔ ہماری خواہش پوری ہوگی ہمیں یہ انعام ملے اور اس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ پھر ہم یہ چاہتے ہیں۔ ہم مسلمان خواہ کسی ملک میں رہنے والے ہوں اللہ کی نگاہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند بن جائیں اور ان فیوض اور برکات کے وارث بنیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کامل غلامی کے نتیجہ میں انسان کو ملا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری یہ خواہش بھی پوری کی جائے گی۔ یہ انعام بھی تمہیں عطا کیا جائے گا۔

پھر

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہمارا تعلق زندہ خدا کے ساتھ پختہ ہو اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی بھی بشارت دی ہے اور یہ تیسرا انعام ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر تم اشاعتِ اسلام کے لئے اور توحید باری کے قیام کے لئے ان چار قربانیوں کو میرے حضور پیش کرو گے (جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ فرمایا ہے) تو میں اپنے فضل سے نہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں اپنے پیار کی چادر میں تمہیں لپیٹ لوں گا۔ میں اپنی گود میں تمہیں بٹھا لوں گا۔ میرا زندہ تعلق تم سے قائم ہو جائے گا اور میری

زندہ قدرتوں کی تجلی

تم اپنی زندگیوں میں دیکھو گے۔ اور تم خدا کی ایک خاص قوم بن جاؤ گے اور دنیا کے لئے ایک نمونہ ہو گے اور دنیا تم پر رشک کرے گی۔ پس تم آج دنیا پر رشک کرو۔ اور نہ اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کرو۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ دنیا کے یہ عارضی آرام اور دنیا کی یہ جھوٹی خوشیاں نہ ہمارے کسی کام کی ہیں اور نہ ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ ہمیں تو اپنا رب ہی اچھا لگتا ہے۔ ہمیں تو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی پیار ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی سے عشق ہے۔ ہم تو خدا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر ہی اپنی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم ان تمام مطالبات کو پورا کریں جو اسلام کے خدا کی مرضی اور قرآن کریم کی تعلیم ہے اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور جن کی خواہش ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ ہم عاجز اور کمزور ہیں لیکن اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد کو آجائے تو وہ ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ سکتا ہے۔ اور ہمیں ہدایت کی راہوں پر چلا سکتا ہے۔ جس طرح ماں ایک بچے کی انگلی پکڑ کر اسے چلاتی ہے۔ اسی طرح اے ہمارے رب تو ہماری انگلی پکڑ اور ہمیں اپنے صراطِ حمید پر چلا کہ ہم

تیری نگاہ میں معزز اور قابلِ تعریف

بن جائیں۔ اَللّٰهُمَّ آمین۔

اس کے بعد حضور نے حاضرات سمیت لمبی دعا فرمائی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم کا مختصر ذکرِ خیر

مرحوم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل

کتنا بابرکت وہ زندگی ہے جو خدائے عزوجل کی پاک کتاب قرآن مجید کے حفظ کرنے، پڑھنے اور پڑھانے میں گذر جائے ایمان اور تقویٰ کے ساتھ جس شخص کو یہ سعادت مل جائے اس کی خوش قسمتی میں کسے شک ہو سکتا ہے؟ یکم تبلیغ (فروری ۶۹ء) کو جب ہم سہ پہر کے وقت حضرت حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر رہے تھے تو یہی خیالات میرے دماغ میں موجزن تھے۔ حضرت حافظ شفیق احمد صاحب کی ساری زندگی آنکھوں کے آگے پھر رہی تھی آپ عین جوانی کے عالم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حافظِ قرآن تھے خوش الحان تھے اور دین کا شوق رکھتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں حفظ قرآن کرنے کے لئے مقرر ہوئے وہ دن اور آج وفات کا دن۔ آپ نے اسی مقدس مشغلہ میں ساری زندگی بسر کی۔ دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس درویش صفت بزرگ کے لئے اپنی مغفرت اور اپنی رحمت اور اپنے فضلوں کے دروازے وا فرمائے اور اپنی خاص خوشنودی سے نوازے آمین۔

حضرت حافظ صاحب کو مجھے بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہجرت کے بعد مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ اکٹھے ہو گئے اور ہم پہلے چند دن لاہور پھر چند ماہ چنیوٹ اور پھر چند سال احمد نگر نزد ربوہ میں اکٹھے کام کرتے رہے ہیں کیونکہ حافظ کلاس بھی جامعہ احمدیہ کے ساتھ ملحق تھی اس سارے عرصہ میں محترم جناب حافظ صاحب کا طریق کار نہایت درجہ متقیانہ اور درویشانہ رہا ہے خاموش طبع بزرگ تھے۔ اب آخری سالوں میں ربوہ میں جامعہ احمدیہ کے ماتحت مسجد مبارک میں بچوں کو حفظ قرآن کروا رہے تھے۔ مرنجاں مرنج تھے نہ کسی سے جھگڑا کرتے تھے نہ جھگڑوں میں دخل دیتے تھے۔ اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ احمد نگر میں سالہا سال امام مسجد رہے۔ رمضان المبارک میں تراویح نہایت عمدہ طور پر پڑھاتے تھے مختلف جماعتوں میں بھی انہیں تراویح پڑھانے کا موقع ملتا رہا ہے۔ مرکز سلسلہ ربوہ میں بھی بارہا تراویح پڑھاتے رہے ہیں۔ ہجرت سے پہلے قادیان میں بھی تراویح پڑھایا کرتے تھے ربوہ میں محلہ دار الرحمت وسطی میں میرے مکان سے قریب ہی حضرت حافظ صاحب کی رہائش رہی تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محلہ دار العلوم میں اپنا مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت حافظ صاحب کی نیکی اور سادگی کا طبیعتوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔ نہایت قناعت سے گزارہ کرتے تھے۔ عمدہ اور بے تکلف دوست تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان کی زندگی قابل رشک مومنانہ زندگی تھی ان کا نہایت ہونہار بڑا بیٹا عین جوانی کے عالم میں دو سال قبل داغ مفارقت دے گیا۔ جس کا بڑا صدمہ حضرت حافظ صاحب کی طبیعت پر تھا مگر بہت صابر بندے تھے۔ اب ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ صاحبہ (جو محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم کی صاحبزادی ہیں) اور دو بچے (ایک لڑکا ایک لڑکی) ہیں، عزیز نفیس احمد کی شادی چند ماہ پیشتر نہایت شوق سے کی تھی اپنی ہر تقریب میں بوجہ باہمی انس و محبت مجھے ضرور دعوت دیتے تھے اور مجھے بھی ان کی خوشی سے بہت مسرت ہوتی تھی۔ وہ اب اپنے کریم رب کے پاس حاضر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سے اپنی شان کریمی کے مطابق سلوک کرے اور حفظ قرآن پاک پر جن انعامات کا وعدہ اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت مومن بندوں سے کیا ہے ان سب سے محترم حافظ شفیق احمد صاحب کو بھی نوازے اور ان کی اولاد اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العلمین

ہفتہ وصولی

۱۶

"مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یکم تبلیغ تا ۷ تبلیغ (یکم فروری تا ۷ فروری) ہفتہ وصولی منا رہی ہے۔ تمام زعماء اور منتظمین مال سے گذارش ہے کہ اپنی پوری جدوجہد سے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ پہلی سہ ماہی میں بہت کمی رہ گئی ہے۔ اس ہفتہ میں پوری فرما دیں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ بھی بھجوا دیں۔ دوسرے تمام خدام سے تعاون کی درخواست ہے۔

مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سنہ ۱۹۶۶-۶۷ء شائع ہو چکی ہے اس میں لجنات کی گذشتہ سال کی سالانہ رپورٹوں کے علاوہ آئندہ سال کی سکیمیں اور ضروری ہدایات بھی درج ہیں۔ اسلئے اس کا خریدنا اور منگوانا ہر لجنہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بلکہ لجنہ کی ہر استطاعت رکھنے والی ممبر کو بھی ضرور اسے پڑھنا چاہیئے۔ دراصل لجنات کے تمام کاموں کا انحصار اسی پر ہے کہ گذشتہ سال کے کاموں کا انہیں علم ہو اور آئندہ سال کے تفصیلی پروگرام کا بھی انہیں اطلاع ہو

سالانہ رپورٹ کی قیمت تین روپیہ فی کاپی ہے۔ بہت تھوڑی تعداد میں شائع کی گئی ہے اسلئے لجنات اور ممبرات حلیہ سے جلد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے یہ رپورٹ منگوا لیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم عزیز ڈاکٹر راجہ طاہر احمد صاحب ایم ایس سی او ڈرزی اسسٹنٹ سرجن ابن مکرم میاں غلام محمد صاحب آف سرگودھا کا نکاح بہمراہ عزیزہ فرخندہ سلطانہ بنت چودھری حبیب اللہ صاحب حسب دول حال لندن سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ر۲۸ کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

(راجہ ناصر احمد قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا ڈویژن)

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جو پشت ہا پشت سے آپ کی اور آپ کے خاندان کی امانت اور دیانت سے مسلسل خدمت کرتا رہا ہے آپ کا جانا پہچانا اور آزمایا ہوا ہے۔

آج اس کی دس ہزار ۱۰۰۰۰ سے زیادہ شاخیں بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی آپ کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔

[redacted]

آج ہی صرف دو روپیہ سے سیونگ کا کھاتہ کھلوایئے

آپ سب کا بینک

ہر بستی ہر شہر میں خدمت کو موجود

PRESTIGE D.F.P.607/104

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۳۸

وقفِ جدید کے زیرِ انتظام تبلیغ اسلام کا پروگرام

جماعتیں اپنے اپنے حصے کی رقوم جلد از جلد ادا فرمائیں

قبل ازیں بھی واضح طور پر یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے معلمین کی نئی جماعت تیار ہو رہی ہے۔ جنہیں عنقریب مختلف جماعتوں میں اور مختلف مقامات پر متعین کیا جائے گا مگر تا حال کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے۔ جنہوں نے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لئے اپنے لئے کچھ رقوم متعین کی ہیں۔ مگر ابھی تک انہیں ادا نہیں کیا۔ ایسے دوست خود غور فرمادیں کہ وعدہ کر کے ادا نہ کرنا اس عظیم الشان پروگرام میں کس قدر رکاوٹ ڈال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سستیوں کے بد نتائج سے بچائے۔ اور دین میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام جماعتوں کو دفتر ہذا کی طرف سے ایسی رقوم کی فہرست اور تفصیل بھیجی جا چکی ہے۔ جو ان کے ذمے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لئے مخصوص ہیں۔ یاد دہانیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ پس عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسی رقوم جلد از جلد خزانے میں ارسال فرمادیں اور دفتر وقف کو لکھیں کہ یہ رقوم ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لئے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی

یکم فروری تبلیغ ۔ ۷ فروری تبلیغ ۶۹/۴۸

لائحہ عمل کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ یکم فروری سے سات فروری تک ہفتہ وصولی منا رہی ہیں۔ قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سے درخواست ہے۔ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ وصولی کریں۔ ہفتہ کے اختتام پر ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجالس خدام ماہانہ اجلاس ضرور کروائیں

مرکزی لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ماہ کم از کم ایک اجلاس عام کا انعقاد کرے لیکن آمدہ رپورٹوں کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بیشتر مجالس اس ضروری ہدایت کی تعمیل سے غفلت برت رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین کو تاکید ہے کہ وہ خدام کے حلقہ وار یا مقامی اجلاس نہایت باقاعدگی سے کروایا کریں اور ان اجلاسات میں نرگان و عہدیداران کی تربیتی و علمی تقاریر کے علاوہ عام خدام کو بھی تقریر یا مضمون پڑھنے کی مشق کروائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تسلی کرلیں

خونی و بادی بواسیر کی لاثانی دوا پائلز کیور خریدنے سے پہلے تفصیلی لٹریچر اور نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوا کر تسلی کرلیں۔ انشاء اللہ نمونہ کی ایک خوراک سے ہی نمایاں آرام محسوس ہوگا

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گولبازار۔ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
مثلاً
کینسلیڈ سوئچ پلگ لاک ٹاپ تھری پن
سرنس " " "
ساکٹ پورسلین تھری پن ۱۵ ایمپیئر
پلگ ٹاپ تھری پن ۱۵ "
SSI
ڈیلر لاہور، راولپنڈی، پشاور، کراچی، ڈھاکہ
شیفیلڈ سٹرز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے
منیجر

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان — جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، سیٹ بستر، رشی دریاں کھیس تولیے جارنماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۲۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۴۰
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۱۵-۴	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۱۵-۴	۹-۳۰	۳-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاضر ہیں

محمد حنیف ظفر
برانچ منیجر

نو لبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پراناوڈنٹسٹ

زد جام عشق اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ، مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۸ نومبر ۱۹۶۸ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام محمد وحید تجویز فرمایا ہے۔ نومولود شیخ محمد صدیق صاحب شملوی کا پوتا اور مکرم شیخ محمد صادق صاحب مرحوم چنیوٹ کا نواسہ ہے۔ صحابہ کرام و جملہ احباب جماعت نومولود کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے صحت و سلامتی خوشیوں والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(شیخ محمد رفیق الہلال کارپوریشن ۱۳/۱۰۷۔ اسلام پور روڈ ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

۲۔ میری بڑی باجی خالدہ ممتاز صاحبہ ڈرگ روڈ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵ واں لڑکا عطا فرمایا ہے، نومولود چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم آف محلہ دارالفضل قادیان کا پوتا اور ماسٹر محمد ذکاء اللہ خان صاحب مرحوم بی اے۔ آف پتوکی ضلع لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت والی لمبی عمر دے اور اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین۔

(شاہدہ خان بنت محمد ذکاء اللہ خان مرحوم)

درخواست دعا: خاکسار اور خاکسار کا دوست مسٹر مسعود احمد تبسم امسال انٹرمیڈیٹ آرٹس کا امتحان دے رہے ہیں جملہ احباب کرام سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نعیم احمد عابد ۲۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

حیوانات کی مہلک بیماری

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں ختم! موسم شروع ہو چکا ہے۔ اپنے اور اپنے علاقہ کے جانوروں کی حفاظت کے لئے آج ہی کافی مقدار میں

اکسیر اپھارہ منگوالیں

قیمت فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳/ کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

مرغی خانہ

والے حضرات اعلیٰ نسل کے چوزے حاصل کریں

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے ایک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں ہمارے ہاں کے چوزے انڈے دینے میں بے مثال صحت مند توانا سستے ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے

ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ (۳ فی صد زائد)

ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ (۳ فی صد زائد)

بٹھانے والے انڈے -/۶ روپے درجن۔

ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد ریزرو کرائیں اور مشورہ مفت حاصل کریں،

منیجر خلیل پولٹری فارم نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

ملاحظہ فرمالیا کریں

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے،

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں، فی تولہ ۲ روپے

ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور عبدالرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ اور لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

گھر کا چراغ

نرینہ اولاد کے لئے

بہترین دوائی مکمل کورس ۲۰ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا

زندگی بخش علاج

مکمل کورس ۳۰ روپے،

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے

بہترین تحفہ

فی شیشی سوا روپیہ

راولپنڈی میں احمد برادر جنرل سٹور سٹلائٹ ٹاؤن ربوہ میں، افضل برادرز گولبازار، ربوہ کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور عبدالرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ کوئٹہ سے خرید فرمائیں۔

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے،

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر الفضل روزنامہ ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں،

کھاریاں کینٹ میں روزنامہ الفضل منیجر عارف نیوز ایجنسی کھاریاں کینٹ سے مل سکتا ہے، اور روزانہ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔ (منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولے بیس ۲۰ روپے، حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۹ صلح تا ۴ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے دوران انفلوئنزا کے اثر کی وجہ سے وقفہ وقفہ سے ناساز ہوتی رہی۔ دراصل جلسہ سالانہ کے بعد سے انفلوئنزا کا ہلکا اثر چل رہا ہے۔ کسی دن طبیعت اچھی ہوتی ہے اور کسی دن خفیف سی حرارت ہو جاتی اور نزلہ کی کیفیت عود کر آتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ صلح کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے جس کا سیاست سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ اس جماعت کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے جو اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کر کے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر کامل دعا کے نتیجہ میں ایک نئی زندگی حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور نے ملک کے موجودہ حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کے ایک اہم تقاضہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔ ہم جنہیں خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم کامل دعا کے ذریعہ خدا کی محبت میں فنا ہو کر اس سے ایک زندہ اور مضبوط تعلق پیدا کریں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ان ایام میں ہم یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو اور ہماری قوم کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی بہترین خدمت میں لگے رہیں اور وہ یہی ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں، اور اس حد تک دعائیں کریں کہ اپنی ضرورتوں کے لئے دعائیں کرنی چھوڑ دیں ہماری ضرورتیں خدا خود پوری کرے گا۔ خاص طور پر ان ایام میں دعا یہی ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کا حافظ و ناصر ہو اسے ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر بنائے اور ترقی کے راستے پر گامزن رکھے۔ آمین۔

۳۔ ٹورانٹو (کینیڈا) سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کئی ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید طور پر بیمار چلے آ رہے تھے اور بہت کمزور ہو گئے تھے درمیان میں آپ کو بڑی حد تک صحت بھی ہو گئی تھی لیکن اچانک بیماری کا پھر حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کی نعش کینیڈا سے ربوہ لائی جا رہی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۴۔ ربوہ ـــ محترم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ۳۱ صلح اور یکم تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب بارہ بج کر ۲۰ منٹ پر میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۷ سال تھی۔

یکم فروری کی صبح کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی روز نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلبہ اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پس ماندگان اور اولاد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۵۔ نائیجیریا سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج نے اطلاع دی ہے کہ محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب جو کچھ عرصہ کے لئے پاکستان رخصت پر تشریف لائے ہوئے تھے واپس بخیریت نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی ان کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں ـــ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق دے اور نائیجیریا میں ان کے وجود کو زیادہ سے زیادہ نافع الناس بنائے آمین

(وکالت تبشیر)

۶۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) آج کل بواسیر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت دے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کی آمد

ربوہ ـــ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران سٹاف اور طلباء کی درخواست پر مبلغ انگلستان محترم بشیر احمد صاحب رفیق نے مورخہ یکم فروری کو سکول میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں جس کی صدارت محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے کی "انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے طلباء پر وقف زندگی کی اہمیت و افادیت بہت احسن پیرائے میں واضح فرمائی ازاں بعد فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انگلستان میں ہی نہیں بلکہ تقریباً یورپ بھر میں کسر صلیب کا کام ہو چکا ہے۔ اب وہاں عیسائیت برائے نام رہ گئی ہے وہاں اب ضرورت اس امر کی ہے کہ حدیث نبوی کی رو سے وہاں اب "قتل خنزیر" کے کام کو زیادہ وسعت کیساتھ انجام دیا جائے اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ کے مبلغین اور دیگر احمدی احباب پوری طرح کوشاں ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہاں اخلاقی بے راہ روی اور دنیا داری کی مسموم فضا میں رہنے کے باوجود جماعت احمدیہ کے افراد پوری طرح اسلامی اخلاق و اقدار کے پیرو ہیں۔ آپ نے وہاں کی تبلیغی مساعی اور ان کے اثرات کے بارہ میں پوری معلومات مہیا فرمائیں۔ بعدہٗ آپ نے طلباء کی طرف سے کئے گئے متعدد سوالات کے بڑے دلچسپ پیرایہ میں جوابات دیئے۔ اور اس طرح سامعین کو تبلیغی حالات کے علاوہ وہاں کے تعلیمی اور معاشرتی حالات سے بھی کافی حد تک روشناس کرایا۔

یہ تقریب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اس کے بعد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر اس دعا کے ساتھ یہ اختتام پذیر ہوئی کہ خدا تعالیٰ مبلغین اسلام کی مساعی کو بار آور کرے اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی محترم جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی کینیڈا میں وفات پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ راولپنڈی کے جملہ احباب کو اپنے سابق امیر محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاکسار اپنی طرف سے اور جملہ احباب جماعت کی طرف سے محترم میاں صاحب مرحوم کے غم زدہ خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴